سعی السعید

فی موازنہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ و یزید

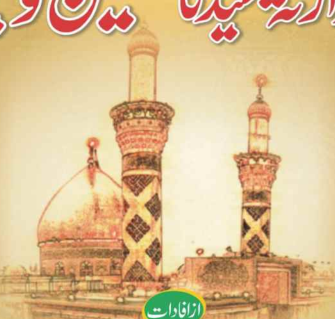

ازافادات

فقیہِ عصر حضرت قبلہ مفتی محمد امین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آستانہ عالیہ محمد پورہ شریف، فیصل آباد

TAHREEK TABLIGH UL ISLAM INTERNATIONAL

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِيۡنَ حَمۡدَ الشَّاكِرِيۡنَ وَاَفۡضَلُ الصَّلٰوةِ وَاَكۡمَلُ السَّلَامِ عَلٰى سَيِّدِ الۡمُرۡسَلِيۡنَ خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ اَكۡرَمِ الۡاَوَّلِيۡنَ وَالۡاٰخِرِيۡنَ وَعَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيۡنَ الطَّاهِرِيۡنَ وَاَصۡحَابِهِ الۡكَامِلِيۡنَ الۡعَارِفِيۡنَ الۡمُرۡشِدِيۡنَ اَجۡمَعِيۡنَ . اَمَّا بَعۡدُ!

جس دور سے ہم گزر رہے ہیں وہ نہایت ہی پرآشوب اور پرفتن دور ہے۔ جدھر دیکھا جائے بداعتقادی، بے ادبی، گستاخی اور کج روی کا سیلاب امڈا آرہا ہے۔ شرپسند عناصر امت مرحومہ کے ٹکڑے بکھرے کرنے پر تلے ہوئے ہیں گمراہ کن تحریکوں کو ہوا دی جارہی ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ اہلیان پاکستان کو یکجا اور متحد کیا جاتا، ایسے نازک وقت میں جبکہ ارض پاک چاروں طرف سے خطرات سے دو چار ہے۔ پاکستانیوں کو اتحاد و اتفاق کا درس دیا جاتا لیکن شومئ قسمت کہیے یا دشمنان پاکستان کی وطن دشمنی کہیے کہ اہلیان پاکستان میں تفریق ڈالی جارہی ہے، تاریخی ریسرچ کی آڑ میں اہل بیتِ اطہار رضی اللہ عنہم کی شان رفیع پر دھبے لگائے جارہے ہیں۔ امام عالی مقام سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو واقعہ کربلا میں غلط کار اور باغی ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی جارہی ہے اور یزید پلید کو امیر المؤمنین، امام برحق

اور رضی اللہ عنہ وغیرہ کے القاب سے نوازا جا رہا ہے۔ اگر صرف یزید کی تعریف وتوصیف میں مبالغہ آمیز خطابات اور بے جا مدح سرائی تک بات محدود رہتی تو ہمیں کسی قسم کے تعرض کی ضرورت نہ تھی کیونکہ ہر کوئی اپنے ہی پیشوا کی تعریف کیا کرتا ہے، جب ہندو دھرم والے اپنے ہنومان اور رام چندر کے گیت گاتے ہیں تو یزیدی اگر یزید کی تعریف و مدح کریں، کتابچے لکھیں، کاغذ سیاہ کر کے اپنی روسیاہی کا ثبوت دیں تو کسی کا کیا نقصان، لیکن یزیدی اسی پر بس نہیں کرتے بلکہ امام ہمام، امام عالی مقام شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان پر ناروا حملے کرتے ہیں جو کہ مسلمانوں کی غیرت کے لیے ایک کھلا چیلنج ہے۔

لہٰذا فقیر کو آل پاک رضی اللہ عنہم کی عزت و ناموس کے فریضۂ تحفظ اور برادران اسلام کی خیر خواہی نے مجبور کیا کہ چند اوراق سپرد قلم کئے جائیں اور واضح کیا جائے کہ سید دو عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور اولیاء امت کی نظر میں امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کیا مرتبہ ہے اور یزید کس شمار میں ہے۔ وباللہ التوفیق

ترتیب

اس رسالہ کو دو بابوں میں تقسیم کیا گیا ہے، پہلے باب میں امام عالی

مقام سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام، دوسرے باب میں یزید پلید علیہ ما علیہ کا کردار بیان ہوگا۔

اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ .

باب اول

اس باب میں دو فصلیں ہیں پہلی فصل ارشادتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور دوسری فصل اولیاء کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فرامین پر مشتمل ہے۔

فصل اول

سید دو عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پہلا ارشاد گرامی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ ھُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا . ﴿مشکوٰۃ شریف﴾

سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا حسن اور حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

دوسرا ارشاد مبارک

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّةِ . ﴿ترمذی شریف، مشکوۃ شریف﴾

یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے میرے پیارے حسن اور حسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

تنبیہ

جس کے دین میں، افعال میں، کردار میں کسی قسم کا نقص ہو اسے جنت کی سرداری کسی قیمت پر نہیں مل سکتی لہٰذا اللہ تعالیٰ کا امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنت کے نوجوانوں کی سرداری دینا ہی اس بات کا مکمل ثبوت ہے کہ ان کی ہر ادا ہی مرضیٔ الٰہی کے مطابق تھی۔ الحمد للہ رب العالمین

تیسرا ارشاد مبارک

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ فِیْ بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰی شَیْءٍ لَا اَدْرِیْ مَا ھُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِیْ قُلْتُ مَا ھٰذَا الَّذِیْ اَنْتَ

مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَهُ فَإِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلٰى وَرَكَيْهِ فَقَالَ هٰذَانِ ابْنَایَ وَابْنَا ابْنَتِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُمَا. ﴿رواہ الترمذی، مشکوۃ شریف ص ۵۷۰﴾

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک رات کسی کام کے لیے دربارِ نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے درِ دولت سے باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی چیز اپنی گود مبارک میں اٹھا رکھی ہے (جو کمبل پوش تھی) میں نہ جان سکا کہ یہ کیا ہے؟ پھر جب میں اپنی عرض ومعروض سے فارغ ہوا تو عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یہ کیا چیز ہے جو حضور نے اٹھا رکھی ہے؟ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کمبل اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ (امامین ہمامین) حسن وحسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی گود مبارک میں بیٹھے ہوئے ہیں ۔اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ میرے صاجزادے ہیں اور میری صاجزادی (خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے صاجزادے ہیں، اے اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان دونوں سے محبت فرما اوران دونوں سے محبت کرنے والوں کے ساتھ بھی تو محبت فرما۔

چوتھا قول مبارک

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا اِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ اَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ نَظَرْتُ اِلٰى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيْثِيْ وَرَفَعْتُهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَالنِّسَائِيُّ. ﴿مشکوۃ شریف﴾

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن جناب رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم خطبہ ارشاد فرمار ہے تھے کہ اچانک دونوں شہزادے حسن وحسین آ گئے ان دونوں حضرات نے سرخ دھاری دار کرتے پہنے ہوئے تھے وہ دونوں دوڑتے تھے کبھی گرتے کبھی اٹھتے یہ دیکھ کر حبیب خدا سرور انبیاء صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم منبر پر سے اترے اور ان دونوں پھولوں کو اٹھا کر اپنے آگے منبر پر بٹھا لیا پھر فرمایا اللہ تعالٰی نے سچ فرمایا اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ. میں نے ان دونوں شہزادوں کو دیکھا کہ دوڑتے ہیں کبھی گرتے ہیں کبھی اٹھتے ہیں تو میں ان کو دیکھ کر رہ نہ سکا

حتی کہ میں نے اپنی بات قطع کر کے ان دونوں کو اٹھالیا ہے۔

تنبیہ

اس حدیث پاک سے صاف ظاہر ہے کہ امت کے والی، رحمت دوعالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دونوں شہزادوں کے ساتھ کتنا قلبی تعلق تھا اور کتنی شفقت تھی۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَحْبَابِهٖ وَسَلَّمَ.

پانچواں ارشادگرامی

عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم حُسَيْنٌ مِنِّى وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْناً حُسَيْنٌ سِبطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ رَوَاهُ التِرْمِذِىُّ.

﴿مشکوۃ شریف﴾

حضرت یعلی بن مرہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں (محبت وبغض میں گویا ایک چیز ہیں) اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرمائے جو میرے حسین سے محبت رکھتا ہو۔ پیارا حسین ایک شاخ دار درخت ہے (کہ ان سے اولاد مبارک خوب پھیلے گی)

جولوگ تاریخی ریسرچ میں پڑ کراور یہ کہہ کراپنی روسیاہی خریدتے ہیں کہ یزیدامام برحق تھاامام حسین کا خروج اس کے مقابلے میں امام برحق کیخلاف خروج تھا وغیر وغیرہ وہ ذرا گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ ان کے دلوں میں محبت حسین جو کہ اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا ذریعہ بنتی ہے کہیں ہے یا نہیں؟ اگر محبت ہوتی تو ان کی زبان وقلم سے اس قسم کی باتیں سرزد نہ ہوتیں۔ میں کہتا ہوں کہ اگر کسی محقق ولی، کسی بزرگ سے سیدنا امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رفعت شان اور یزید پلید کی شناعت ودرندگی اور عیاشی منقول نہ بھی ہوتی تو بھی محبت کا تقاضہ تھا کہ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں ایسی ویسی بات نہ کرسکتے۔

حُبُّکَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَ یُصِمُّ.

حالانکہ اکابر امت نے امام عالی مقام شہید کربلا کی ہر طعن سے برأت اور یزید پلید کی شناعت وعیاشی بیان فرمائی ہے جیسا کہ بعض عقائد کی کتب میں تصریح ہے۔

چنانچہ تمہید ابوالشکور سالمی میں ہے

قَالَ اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ اَنَّ الْحُسَیْنَ کَانَ الْحَقُّ فِیْ یَدِہٖ۔۔۔یعنی بالتحقیق امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق پر تھے پھر فرمایا۔

ثُمَّ بَعْدَ عَلِّيٍ كَانَ اِمَاماً عَلَى الْحَقِّ عَادِلاً فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ وَفِیْ عَمَلِ النَّاسِ وَکَانَ یَزِیْدُ بِخَلَافِ ھَذَا لِاَنَّہٗ رُوِیَ اَنَّہٗ شَرِبَ الْخَمْرَ وَاَمَرَ بِالْمَلَاھِیْ وَالْغِنَاءِ وَمَنَعَ الْحَقَّ عَنْ اَھْلِھَا وَفَسَقَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ وَقَالَ بَعْضُ الْفُقَھَاءِ بِاَنَّ الْاِمَامَ اِذَا فَسَقَ فَیَعْزِلُ بِغَیْرِ عَزْلٍ. ﴿صفحہ نمبر ۱۶۹﴾

یعنی حضرت امیر معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) حضرت مولا علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بعد امام برحق تھے۔ اللہ تعالیٰ کے دین میں اور لوگوں کے معاملات میں عدل و انصاف فرماتے تھے لیکن یزید اس کے برعکس تھا وہ جیسے کہ مروی ہے شرابی تھا، وہ گانے بجانے کا حکم کرتا تھا لوگوں کا حق غصب کرتا تھا، اللہ تعالیٰ کے دین میں وہ فسق و فجور کرتا تھا۔ تو بعض فقہاء کا قول ہے کہ خلیفہ جب فسق و فجور کا مرتکب ہو تو بغیر معزول کئے شرعاً معزول ہو جاتا ہے لہذا یزید اپنے فسق و فجور کی وجہ سے امام برحق نہ رہا تو سیدنا امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا امام برحق کے خلاف خروج نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو اپنے حبیب رسول محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اور ان کی آل پاک کی اور ان کے صحابہ کرام کی سچی محبت عطا فرمائے رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

چھٹا ارشاد مبارک

عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِاُمِّیْ دَعِیْنِیْ آتِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمِ فَاُصَلِّیْ مَعَہُ الْمَغْرِبَ وَاَسْئَلُہٗ اَنْ یَّسْتَغْفِرَلِیْ وَلَکِ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم فَصَلَّیْتُ مَعَہُ الْمَغْرِبَ فَصَلّٰی حَتّٰی صَلَّی الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُہٗ فَسَمِعَ صَوْتِیْ فَقَالَ مَنْ ھٰذَا ؟حُذَیْفَةُ ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَاحَاجَتُکَ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ وَلِاُمِّکَ اِنَّ ھٰذَا مَلَکٌ لَمْ یَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ مِنْ قَبْلِ ھٰذِہِ اللَّیْلَةِ اُسْتَاْذَنَ رَبَّہٗ اَنْ یُّسَلِّمَ عَلَیَّ وَیُبَشِّرَنِیْ بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَیِّدَةُ نِسَآءِ اَھْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّةِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ. ﴿مشکوۃ شریف﴾

حضرت حذیفہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے عرض کی مجھے اجازت دیجیے کہ میں بارگاہ نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری دوں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کروں اور عرض کروں کہ حضور میرے لیے اور میری والدہ کے لیے بخشش کی دعا فرمائیں۔ میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا مغرب کی نماز حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے

ساتھ ادا کی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مغرب کی نماز پڑھی حتی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے عشاء پڑھی پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم واپس ہوئے تو میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے گیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے میری آواز سنی تو فرمایا کون ہے؟ کیا حذیفہ ہے؟ میں عرض کی جی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

تو فرمایا کیا کام ہے؟ اللہ تعالیٰ تجھے اور تیری ماں کو بخشے اے حذیفہ، یہ فرشتہ نازل ہوا ہے جو کہ اس رات سے پہلے کبھی نہیں اترا اس نے رب تعالیٰ سے اجازت مانگی ہے اس لیے کہ یہ مجھے سلام کرے اور مجھے بشارت دے کہ میری لخت جگر فاطمہ جنتیوں کی بیویوں کی سردار اور میرے حسن اور حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

ساتواں ارشادگرامی

عَنْ اَبِیْ زَیْدِ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم مِنْ بَیْتِ عَائِشَةَ (رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا) فَمَرَّ عَلٰی بَیْتِ فَاطِمَةَ (رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا) فَسَمِعَ حُسَیْناً یَبْکِیْ فَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمِیْ اَنَّ بُکَائَهٗ یُؤْذِیْنِیْ ﴿نورالابصار﴾

سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ام المومنین صدیقہ بنت صدیق

رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گھر سے نکلے اور خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کے پاس سے گزرے تو سنا کہ حضرت امام حسین رو رہے ہیں تو فرمایا اے فاطمہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ پیارے حسین کا رونا مجھے تکلیف دیتا ہے۔

آٹھواں ارشاد مبارک

عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم اِنِّىْ رَأَيْتُ حُلْماً مُنْكَراً اَللَّيْلَةَ فَقَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ اِنَّهٗ شَدِيْدٌ قَالَ وَمَا هُوَ؟ قَالَتْ رَأَيْتُ كَأَنَّ قِطْعَةً مِنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِىْ حِجْرِىْ فَقَالَ رَسُوْ لُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَأَيْتِ خَيْراً تَلِدُ فَاطِمَةُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غُلَاماً يَّكُوْنُ فِىْ حِجْرِكِ فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ فَكَانَ فِىْ حِجْرِىْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ يَوْماً عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهٗ فِىْ حِجْرِهٖ ثُمَّ كَانَتْ مِنِّى الْتِفَاتَةً فَاِذَا عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَهْرِيْقَانِ الدُّمُوْعَ قَالَتْ: فَقُلْتُ

يَانَبِيَّ اللّٰهِ بِأَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَا لَكَ؟ قَالَ أَتَانِيْ جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اُمَّتِيْ سَتَقْتُلُ اِبْنِيْ هٰذَا فَقُلْتُ هٰذَا؟ قَالَ نَعَم وَأَتَانِيْ بِتُرْبَةٍ مِنْ تُرْبَتِهٖ حَمْرَاءَ. ﴿مشکوۃ شریف ص ۵۷۲﴾

حضرت ام فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے ایک دن دربار نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں نے آج رات ایک بہت برا خواب دیکھا ہے فرمایا وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا حضور خواب بہت سخت ہے (کیسے عرض کروں ؟) فرمایا بیان کرو خواب کیا ہے ؟ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں نے دیکھا کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے جسم انور کا ایک حصہ کاٹ کر میری گود میں رکھ دیا گیا فرمایا تو نے بہت اچھا خواب دیکھا ہے ان شاء اللہ فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے ہاں بچہ پیدا ہو گا جو تیری گود میں کھیلے گا پھر جب پیارے حسین کی ولادت ہوئی تو میں نے اسے گود میں لے لیا پھر ایک دن میں پیارے حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو لیے خدمتِ والا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میں حاضر ہوئی تو میں نے صاحبزادے کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی گود مبارک میں رکھ دیا پھر میرا دھیان دوسری طرف ہو گیا۔ پھر میں نے دیکھا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کی چشمان مبارکہ سے آنسو جاری تھے میں نے عرض کیا یا نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ حضور پر قربان ہوں کیا ماجرہ ہے فرمایا ابھی جبرائیل (علیہ السلام) آئے تھے اور مجھے خبر دے کر گئے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس شہزادے کو آپ کی امت شہید کر دے گی میں نے پوچھا اس کو؟ تو کہا ہاں اور مجھے اس مقام کی سرخ مٹی سے کچھ مٹی دے گئے ہیں۔

نواں ارشاد گرامی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ رَأَيْتُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ ذَاتَ يَوْمٍ بِنِصْفِ النَّهَارِ اَشْعَثَ اَغْبَرَ بِيَدِهٖ قَارُوْرَةٌ فِيْهَا دَمٌ فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ وَلَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهٗ مُنْذُ الْيَوْمِ فَاُحْصِيْ ذَالِكَ الْوَقْتَ.

﴾مشکوۃ شریف ص 572﴿

سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ایک دن دوپہر کے وقت خواب میں دیکھا پراگندہ بال، گرد آلودہ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک میں ایک شیشی ہے اس میں خون ہے میں نے عرض کیا حضور

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) پر میرے ماں باپ قربان یہ کیا چیز ہے؟ فرمایا یہ پیارے حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اوراس کے ساتھیوں کا خون ہے اور یہ میں آج سارادن اٹھاتا رہاہوں اس خواب کے بعد میں نے وہ وقت نگاہ میں رکھا بعد میں پتہ چلا کہ وہی وقت پیارے حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی شہادت کا تھا۔

دسواں ارشادگرامی

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا ہے میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہواتو میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی پشت مبارک پر بٹھا کر ایک رسی کو اپنے دہن مبارک میں پکڑا ہوا ہے اس کے دونوں سرے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں میں تھما رکھے ہیں اور خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھٹنوں کے بل چل رہے ہیں جب میں نے یہ بات دیکھی تو کہا:

نِعْمَ الْجَمَلُ جَمَلُکَ یَا اَبَا عَبْدِاللّٰہِ.

اے حسین! آپ کا اونٹ بہت ہی اچھا ہے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

نِعْمَ الرَّاکِبُ هُوَ یَا عُمَرُ

یعنی اے عمر سوار بھی تو بہت اچھا ہے۔

﴿کشف المحجوب تصنیف امام الاولیا داتا گنج بخش قدس سرہ﴾

یہ چند احادیث مبارکہ سپرد قلم کی گئی ہیں دشمنان امام عالی مقام ان کی روشنی میں اپنی روسیاہی ملاحظہ کر سکتے ہیں جس مقدس ہستی کو محبوب کبریا، شاہ انبیاء صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین۔

(۱) اپنا پھول بتائیں۔

(۲) جس کو جنتی نوجوانوں کا سردار بتائیں۔

(۳) جس کی محبت کو اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا ذریعہ بتائیں۔

(۴) جس سے محبت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کا محبوب بتائیں۔

(۵) جس کی شہادت کی خبر اللہ تعالیٰ جل جلالہ جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے بھیجے اور سن کر مالک کوثر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آبدیدہ ہو جائیں

(۶) جس کے رونے سے صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا پہنچے

(۷) جس کو بچپن میں اٹھتے گرتے دیکھ کرامت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رب تعالیٰ کی عبادت (خطبہ) چھوڑ کر منبر سے اتریں اور اٹھا کر گود میں بٹھائیں ایسی ہستی کو باغی اور مجرم قرار دینے والا شقی ازلی کے سوا کون ہو سکتا ہے؟

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اور ان کی آل پاک کی اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سچی محبت وعظمت عطا فرمائے آمین۔

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے

اَثْبَتُکُمْ عَلَی الصِّرَاطِ اَشَدُّکُمْ حُبّاً لِاَھْلِ بَیْتِی وَلِاَصْحَابِی. ﴿جامع الصغیر﴾

یعنی تم میں سے پل صراط پر ثابت قدم وہی چل سکے گا جس کے دل میں میرے اہل بیت (علیہم الرضوان) کی اور میرے صحابہ (علیہم الرضوان) کی محبت زیادہ ہوگی۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

فصل دوم

(۱) سیدنا ابن عمر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مبارک ہے

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ وَسَأَلَہٗ رَجُلٌ عَنِ الْمُحْرِمِ قَال شُعْبَۃُ أَحْسَبُہٗ یَقْتُلُ الذُّبَابَ قَالَ أَھْلُ الْعِرَاقِ یَسْئَالُوْنِیْ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوْا ابْنَ بِنْتِ

رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ھُمَا رَیۡحَانَیَّ مِنَ الدُّنۡیَا رَوَاہُ الۡبُخَارِیُّ. ﴿مشکوۃ شریف﴾

یعنی حضرت عبداللہ بن عمر صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس ایک کوفی آیا اور اس نے یہ مسئلہ پوچھا کہ اگر کسی نے احرام کی حالت میں مکھی ماردی تو کیا حکم ہے؟ تو فرمایا ان کوفیوں کو دیکھو مجھ سے مکھی ماردینے کے متعلق پوچھتے ہیں کہ کتنا جرم ہے؟ حالانکہ ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی کے صاحبزادے کو شہید کیا جن کے متعلق حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ دونوں صاحبزادے میرے پھول ہیں۔

(۲) شیخ الاولیاء حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا قول مبارک

عَنِ الۡحَسَنِ الۡبَصۡرِیِّ اَنَّ رَجُلاً سَأَلَہٗ عَنۡ دَمِ الۡبَقِّ فَقَالَ لَہ مَنۡ اَنۡتَ؟ قَالَ مِنَ الشَّامِ فَقَالَ لِاَصۡحَابِہٖ اُنۡظُرُوۡا اِلٰی قِلَّۃِ حَیَاءِ ھٰذَا الرَّجُلِ فَاِنَّہٗ مِنۡ قَوۡمٍ اَرَاقُوۡا دَمَ ابۡنِ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ یَسۡأَلُنِیۡ عَنۡ دَمِ الۡبَقِّ. ﴿حاشیہ ہدایہ﴾

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک شخص نے پوچھا کہ اگر کوئی مچھر مارے تو کتنا گناہ ہوگا؟ آپ نے پوچھا تو کون ہے؟ عرض کیا میں ممالک شام سے ہوں۔ اس پر حضرت خواجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے دوستوں سے فرمایا۔

اس بے شرم، بے حیاء کو دیکھو یہ ان لوگوں سے ہے جنہوں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے شہزادے کا خون بہادیا ہے اور اب آیا ہے مجھ سے پوچھنے کہ مچھر مار دیا جائے تو کیا ہوتا ہے۔

فقیر کے نزدیک ایسے کی سزا یہ ہوسکتی ہے

تم کو مژدہ نار کا اے دشمنان اہل بیت

﴿مولانا حسن رضا خان﴾

(۳) شیخ المشائخ امام الاولیاء سیدی داتا گنج بخش علی ہجویری لاہوری قدس سرہ کا ارشادگرامی

حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما آپ آئمہ اہل بیت رضوان اللہ علیہم میں سے تھے شمع آل محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام تعلقات دنیا سے مجرد، اپنے زمانے کے سردار، حضرت امام ابوعبداللہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن علی بن ابی طالب رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ

زمانہ کے محقق اولیاء میں سے تھے اور اہل صفاء باطن کے قبلہ، کربلا کے شہید اور اہل طریقت آپ کے حال وسیرت کی درستی پر متفق ہیں اس لیے جب تک حق ظاہر تھا آپ حق کے تابع رہے اور جب امر حق مغلوب ہو کر گم ہونے لگا تو آپ نے تلوار سونت لی اور جب تک اپنی عزیز جان اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان نہ کر دی آرام نہ کیا ﴿بیان المطلوب ترجمہ کشف المحجوب﴾

(۴) شیخ المشائخ امام الاولیاء سیدی داتا گنج بخش علی ہجویری لاہوری قدس سرہ کا دوسرا ارشاد گرامی

ایک دن سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا "اے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے میں ایک درویش آدمی ہوں اور عیال دار ہوں ہمیں آج اپنی طرف سے کھانے پینے کے لیے کچھ عنایت فرمائیں"۔

یہ سن کر حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

''بیٹھ جا، ہمارا روزینہ راستہ میں آ رہا ہے''

ابھی کچھ زیادہ دیر نہ ہوئی تھی کہ لوگ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے دینار کی تھیلیاں لے آئے کہ ہر ایک تھیلی میں ایک ہزار دینار تھے اور ان لوگوں نے کہا کہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ سے معافی مانگتے

ہیں اور کہتے ہیں کہ اس رقم کو حاجتمندوں کے مصرف میں صرف کیجیے اور اس کے بعد اس سے بہتر امداد کی جائے گی، امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ پانچوں تھیلیاں اس درویش کو دے دیں اور اس سے معافی مانگی کہ تجھے یہاں دیر تک بیٹھنا پڑا اور یہ بہت ہی بے قدر عطیہ ہے جو تجھے ملا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ رقم اتنی قلیل ہے تو میں تجھے انتظار کے لیے نہ کہتا ہمیں معذور سمجھو کہ ہم لوگ اہل مصیبت ہیں اور دنیا کی تمام راحتوں سے دست بردار اور اپنی مرادیں کھوئے ہوئے ہیں اور دوسروں کی مراد پوری کرنے کے لیے زندگی بسر کرتے ہیں۔

اور آپ کے اوصاف ومناقب اتنے زیادہ اور مشہور ہیں امت میں کسی شخص سے بھی پوشیدہ نہیں۔ ﴿کشف المحجوب﴾

اور اگر کسی کور باطن پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل ومناقب پوشیدہ رہیں تو وہ خود سمجھ لے کہ وہ امت میں سے ہے یا نہیں۔ محمد سعید احمد اسعد

تنبیہ

وہ کلمہ گو جو کہ یزید پلید کی طرف داری میں سیدنا امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق معاذ اللہ کہتے ہیں کہ وہ باغی تھے ذرا آنکھیں کھولیں تعصب کی عینک اتار کر آخرت کے عذاب کا نقشہ سامنے رکھ کر سرکار

داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان عالی شان کا یہ جملہ کہ اہل طریقت آپ کے حال وسیرت کی درستی پر متفق ہیں۔ سبحان اللہ اہل طریقت باتفاق یہ کہیں کہ سیدنا امام عالی مقام شہید کربلا رضوان اللہ علیہ کے احوال سیرت بالکل درست تھے مگر یزیدی پارٹی ان کی غلطیاں ثابت کرے۔

لیکن یاد رہے کہ آج کے دس ہزار تاریخی ومذہبی ریسرچ کے دعویدار اور بڑی بڑی ڈگریوں والے سرکار داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک جوتے کی نوک پر قربان کئے جاسکتے ہیں۔ مسلمانوں کی نگاہ میں ان کی نام نہاد تحقیق گھاس کے تنکے کی وقعت نہیں رکھتی۔

(۵) حضور غوث اعظم محبوب سبحانی قطب ربانی سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کا ارشاد گرامی

"بَلَّغَهُ مَنَازِلَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الشُّهَدَاءِ بِالشَّهَادَةِ"

﴿غنیۃ الطالبین﴾

یعنی اللہ تعالیٰ نے شہادت کے سبب شہید کربلا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے شہداء کے درجے تک پہنچادیا۔

(٦) شیخ المشائخ امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کا ارشاد مبارک

قطب الاقطاب یعنی قطب مدار کا سر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے قدم کے نیچے ہے اور قطب مدار انہی کی عنایت ورعایت سے اپنے ضروری امور کو سرانجام دیتا ہے اور مداریت سے عہدہ برآء ہوتا ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور امامین (حسنین کریمین) رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی اس مقام میں حضرت امیر (مولاعلی شیر خدا) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ شریک ہیں۔

(٧) حضرت شیخ العلماء ملاعلی القاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد گرامی

وَاَمَّا مَا تَفُوْهُ بَعْضُ الْجَهَلَةِ مِنْ اَنَّ الْحُسَيْنَ كَانَ بَاغِياً فَبَاطِلٌ عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَلَعَلَّ هٰذَا مِنْ هَذْيَانَاتِ الْخَوَارِجِ، اَلْخَوَارِجِ عَنِ الْجَادَّةِ. ﴿شرح فقہ اکبر﴾

اور بعض جاہلوں کا یہ قول کہ حضرت امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ باغی تھے اہلسنت وجماعت کے نزدیک باطل ہے شاید یہ کلام صراط مستقیم سے بھٹکے ہوئے خارجیوں کا ہے۔

باب نمبر دوم

یہ باب بھی دو فصلوں پر مشتمل ہے فصل اول میں یزید پلید کے متعلق ارشادات مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور دوسری فصل میں اولیاء امت کے نظریات بیان ہوں گے۔ وباللہ التوفیق

فصل اول

پہلا ارشاد مقدس

اَخْرَجَ الرُّوْیَانِیُّ فِیْ مُسْنَدِهٖ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَوَّلُ مَنْ یُّبَدِّلُ سُنَّتِیْ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ اُمَیَّةَ یُقَالُ لَهٗ یَزِیْدُ .

﴿ماثبت من السنة وتاریخ الخلفاء﴾

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ سب سے پہلے جو میری سنت کو بدلے گا وہ بنی امیہ میں سے ہوگا جس کا نام یزید ہوگا۔

دوسرا فرمان عالی

رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ

كَانَ يَبْكِيْ حِيْنَ وُلِدَ حُسَيْنٌ فَقِيْلَ لَهُ مَا يُبْكِيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ .

﴿تمہید ابو شکور سالمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ﴾

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جب امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے تو آپ رو رہے تھے آپ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ کے رونے کا کیا سبب ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "میرے اس لخت جگر کو ایک باغی گروہ شہید کر دے گا"

تیسرا فرمان مقدس

اَخْرَجَ اَبُوْ يَعْلٰى فِيْ مُسْنَدِهٖ بِسَنَدٍ ضَعِيْفٍ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اَمْرَ اُمَّتِيْ قَائِماً بِالْقِسْطِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ يَّثْلِمُهٗ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ اُمَيَّةَ يُقَالُ لَهٗ يَزِيْدُ.

﴿تاریخ الخلفاء وما ثبت من السنۃ﴾

حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "میری امت کا معاملہ انصاف کے ساتھ قائم رہے گا حتی کہ پہلا شخص جو میری امت کے معاملہ میں رخنہ اندازی

کرے گا وہ بنی امیہ میں سے ایک شخص ہوگا جس کا نام یزید ہوگا۔

خواجہ خواجگان امام ربانی شیخ مجدد الف ثانی قدس سرہ کا فیصلہ

یزید بے دولت از زمرہ فسقہ است توقف در لعنت او بنا براصل اہل سنت است کہ شخصے معین را گرچہ کافر باشد تجویز لعنت نہ کردہ اند مگر آنکہ بیقین معلوم کنند کہ ختم او بر کفر بود کابی لہب الجہنمی وامرأتہ نہ کہ او شایان لعنت نیست

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِیْ الدُّنْیَا وَالآخِرَۃِ.

﴿مکتوبات دفتر اول﴾

یزید پلید فاسقوں کے گروہ سے ہے (لعنت کا مستحق ہے) لیکن اس کی لعنت میں توقف اہلسنت کے ایک قانون کے سبب ہے کہ انہوں نے کسی خاص آدمی پر اگرچہ کافر ہی کیوں نہ ہو لعنت بھیجنا جائز نہیں رکھا مگر اس شخص پر لعنت بھیج سکتے ہیں جس کے کفر پر خاتمہ کا یقین ہو جیسے ابولہب اور اسکی بیوی لہذا یزید کے لعن میں توقف کا حکم ہے، نہ کہ وہ لعنت کا مستحق نہیں ارشاد خداوندی ہے جو لوگ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کو تکلیف پہنچاتے ہیں، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں ان پر لعنت بھیجتا ہے۔

امام اجل جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کا فرمان اقدس

لَعَنَ اللّٰهُ قَاتِلَهٗ وَابْنَ زِيَادٍ مَعَهٗ وَيَزِيْدَ اَيْضاً. ﴿تاریخ الخلفاء﴾

اللہ تعالیٰ سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شہید کرنے والے اور ابن زیاد اور یزید پر لعنت کرے۔

چوتھا ارشاد گرامی

قَاتِلُ الْحُسَيْنِ فِیْ تَابُوْتٍ مِّنْ نَارٍ عَلَيْهِ نِصْفُ عَذَابِ اَهْلِ الدُّنْيَا.

﴿مقاصد حسنہ﴾

میرے پیارے حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا قاتل آگ کے صندوق میں ہوگا دنیا والوں کا آدھا عذاب اس پر ہوگا۔

فصل دوم

(۱) حضرت عبداللہ بن حنظلہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مبارک

اَخْرَجَ الْوَاقِدِیُّ مِنْ طُرُقٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَنْظَلَةَ الْغَسِيْلِ قَالَ وَاللّٰهِ مَا خَرَجْنَا عَلٰى يَزِيْدَ حَتّٰى خِفْنَا اَنْ نُرْمٰى بِالْحِجَارَةِ مِنَ السَّمَاءِ اَنَّهٗ رَجُلٌ يَنْكِحُ الْاُمَّهَاتِ وَالْبَنَاتِ وَالْاَخَوَاتِ وَيَشْرَبُ الْخَمْرَ وَيَدَعُ الصَّلٰوةَ. ﴿ماثبت من السنۃ، تاریخ الخلفاء﴾

حضرت عبداللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم ہم نے یزید کے خلاف خروج اس وقت کیا جب ہم اس کے فسق و فجور سے ڈر گئے کہ ہم پر (اس کی بیعت کرنے والوں پر) آسمان سے پتھر برسیں گے کیونکہ یزید ایسا شخص تھا کہ امہات، بیٹیوں اور بہنوں سے نکاح کرنے لگا تھا شراب پیتا اور نماز نہ پڑھتا تھا۔

(۲) حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک یزید کو امیر المومنین کہنے والوں کی سزا

قَالَ نَوْفَلُ بْنُ اَبِیْ الْفَرَاتِ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ فَذَكَرَ رَجُلٌ یَزِیْدَ فَقَالَ "قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ یَزِیْدُ بْنُ مُعَاوِیَةَ" قَالَ تَقُوْلُ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَمَرَبِهٖ فَضُرِبَ عِشْرِیْنَ سَوْطاً. ﴿ما ثبت بالسنۃ، تاریخ الخلفاء﴾

نوفل بن ابی الفرات رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس موجود تھا ایک شخص نے یزید کا ذکر یوں کیا "امیر المومنین یزید" تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تو یزید کو امیر المومنین کہتا ہے؟ پھر آپ نے اس شخص کو بیس درے لگوائے۔

(۳) امام الاولیاء مقدام الاصفیاء حضور داتا گنج بخش لاہوری قدس سرہ کا ارشاد مبارک

جب یزیدیوں نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مع ان کے فرزندوں اور عزیز واقرباء رضوان اللہ علیہم اجمعین میدان کربلا میں شہید کر دیا اور حضرت زین العابدین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے سوا کوئی باقی نہ رہا جو عورتوں پر نگران ہوتا اس وقت آپ بیمار تھے اور حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کو علی اوسط کہتے تھے جب ان کو بے کجاوہ اونٹوں پر سوار کر کے دمشق میں یزید بن معاویہ کے سامنے لائے اَخْزَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی تو ایک شخص نے آپ سے عرض کی اے امام اہل بیتِ رحمت کیا حال ہے؟ تو امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

اَصْبَحْنَا مِنْ قَوْمِنَا بِمَنْزِلَةِ قَوْمِ مُوْسٰی مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَاءَ هُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَاءَ هُمْ.

کہ ہمارا حال ہمارے مدمقابل (یزیدیوں) کے مقابلہ میں ایسا ہی ہے جیسے کہ موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کا حال فرعونیوں سے تھا کہ فرعونی مردوں کو قتل کرتے اور عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے۔

نوٹ: نئی ریسرچ کے دعویدار اور یزید پلید کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کہنے والو آنکھیں کھول کر دیکھو کہ سرکار داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ یزید کو کن لفظوں سے یاد فرما رہے ہیں غور فرمائے "یزید اخزاہ اللہ" یعنی یزید کو خدا رسوا کرے۔

(۴) عارف باللہ خواجہ بوعلی قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علی کا قول مبارک

بھر دنیا آں یزید نا خلف　　دین خود کردہ برائے او تلف

زاں دنیا چوں در آمد در نکاح　　کرد بر خود خون آں سید مباح

اس یزید ناخلف نے دنیا کی خاطر اپنے دین کو برباد کرلیا جب کمینی دنیا کو نکاح میں لایا تو اس نے سید پاک یعنی امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خون بہانا جائز کرلیا۔

(۵) شیخ المحد ثین شاہ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی

اور بعضے یزید شقی کے حال پر بھی توقف کرتے ہیں اور بعضے یزید اور اس کے یاروں اور مددگاروں کی شان میں اتنا غلو کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے اتفاق سے امیر ہوا تھا۔ اس کی اطاعت امام حسین پر واجب تھی نَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنْ هَذَا لِاِعْتِقَادِ۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کے ہوتے ہوئے یزید کیونکر امیر ہوسکتا تھا اور مسلمانوں کا اتفاق اس پر کب ہوا؟

اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا گروہ جو اس زمانہ میں موجود تھا اور ان کی اولاد سب اس کے منکر اور اس کی اطاعت سے خارج تھے۔

ایک جماعت مدینہ منورہ سے جبراً و کرہاً شام میں اس کے پاس گئی تھی اور اس نے اس کی بہت خاطر داری کی تھی لیکن جب انہوں نے اس کا حال دیکھا اور مال کی برائی معلوم کی الٹے پاوں پھر آئے، اور اس کی بیعت توڑ دی اور کہا کہ وہ یعنی یزید اللہ کا دشمن ہے اور تارک صلوۃ، شراب خور اور زانی و فاسق اور حرام عورتوں کو حلال کرنے والا ہے بعض نے کہا یزید پلید نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کا حکم نہیں دیا تھا اور ان کے قتل سے راضی نہ تھا۔ اور ان کی شہادت کے بعد وہ خوش و مسرور نہیں ہوا۔ یہ بھی باطل و مردود ہے اس واسطے کہ عداوت اس شقی کی اہل بیت نبوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اور خوشی ان کے قتل سے اور ان کی اہانت کرنی یہ سب تواتر کے درجہ کو پہنچی ہے اور اس سے انکار تکلف و مکابرہ ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کا خون گناہ کبیرہ ہے اس لیے کہ نفس مومن کا قتل کرنا کبیرہ ہے نہ کہ کفر اور لعنت کافروں کے ساتھ مخصوص ہے ایسے کلام والوں کے حال پر افسوس ہے کہ ان کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کلام پاک پر نظر نہیں ہے کہ بغض و اہانت و ایذاء فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور انکی اولاد کے ساتھ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا بغض واہانت وایذاء ہے وہ بے شک کفر ولعنت وجہنم کے سزایاب ہوں گے۔ ﴿تکمیل الایمان﴾

(٦) شیخ المحدثین شاہ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

حاصل یہ کہ ہمارے نزدیک یزید پلید سب آدمیوں سے بدتر ومبغوض ہے اور اس بے سعادت نے وہ کام کئے ہیں کہ اس امت سے کسی نے نہیں کئے بعد قتل امام حسین علیہ السلام کے اہل بیت کی اہانت کی اور اس نے مدینہ منورہ کے خراب کرنے کو اور وہاں کے رہنے والوں کو قتل کرنے کو لشکر بھیجا اور بقیہ اصحاب تابعین کے قتل کا حکم دیا۔ ﴿تکمیل الایمان﴾

(٧) حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ کا قول مبارک

غرضیکه کفر بر یزید از روایات معتبره ثابت میشود پس او مستحق لعن است گرچه در لعن گفتن فائده نیست لیکن الحب فی الله و البغض فی الله مقتضی آنست ﴿کلمات طیبات﴾

الحاصل یزید کا کفر معتبر روایات سے ثابت ہوتا ہے لہٰذا وہ لعنت کا مستحق ہے اگرچہ لعنت کرنے میں کوئی فائدہ نہیں لیکن الحب فی اللہ والبغض

فی اللہ (اللہ کے لئے محبت اور اللہ کے لیے دشمنی) اسی کا تقاضہ کرتی ہے۔

ثُمَّ كَفَرَ يَزِيْدُ وَمَنْ مَعَهُ بِمَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَانْتَصَبُوْا بِعَدَاوَةِ آلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَقَتَلُوْا حُسَيْناً رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ظُلْماً وَكَفَرَ يَزِيْدُ بِدِيْنِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ. ﴿تفسیر مظہری﴾

پھر یزید اور اس کے ساتھیوں نے اللہ تعالیٰ کے انعامات سے کفر کیا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آل پاک کے ساتھ دشمنی کی، امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا اور یزید نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دین سے کفر کیا۔

(۸) اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین ملت مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ کا تازیانہ وارشاد

یزید پلید عَلَيْهِ مَا يَسْتَحِقُّهُ مِنَ الْعَزِيْزِ الْمَجِيْدِ قطعاً یقیناً باجماع اہلسنت فاسق و فاجر وجری علی الکبائر تھا اس قدر پر آئمہ اہلسنت کا اطباق و اتفاق ہے صرف اس کی تکفیر ولعن میں اختلاف ہے امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے متبعین وموافقین اسے کافر کہتے ہیں اور بہ تخصیص

نام اس پرلعنت کرتے ہیں اور اس آیۃ کریمہ سے اس پر سند لاتے ہیں

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِیْ الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰى اَبْصَارَهُمْ.

شک نہیں کہ یزید نے والیء ملک ہوکر زمین میں فساد پھیلایا، حرمین طیبین وخود کعبہ معظّمہ وروضہ طیبہ کی سخت بے حرمتیاں کیں، مسجد کریم میں گھوڑے باندھے، ان کی لید اور پیشاب منبر اطہر پر پڑے تین دن مسجد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بے اذان ونماز رہی، مکہ ومدینہ وحجاز میں ہزاروں صحابہ وتابعین بے گناہ شہید کئے گئے، کعبہ معظّمہ پر پتھر پھینکے، غلاف پھاڑا اور جلایا، مدینہ طیبہ کی پاک دامن پارسائیں تین شبانہ روز اپنے خبیث لشکر پر حلال کردیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جگر پارے کو تین دن بے آب و دانہ رکھ کر مع ہمراہیوں کے تیغ ظلم سے پیاسا ذبح کیا، مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے گود کے پالے ہوئے نازنین پر بعد شہادت گھوڑے دوڑائے گئے کہ تمام استخوان مبارک چور ہوگئے، سر انور کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا بوسہ گاہ تھا کاٹ کر نیزہ پر چڑھایا اور منزلوں پھرایا، حرم محترم مخدرات مشکوئے رسالت قید کئے گئے اور بے حرمتی کے ساتھ اس خبیث کے دربار میں لائے گئے اس سے بڑھ کر قطع رحم اور

زمین میں فساد کیا ہوگا؟

ملعون ہے وہ جوان ملعون حرکات کو فسق و فجور نہ جانے قرآن عظیم میں صراحۃً اس پر لعنھم اللہ فرمایا لہٰذا امام احمد اور ان کے موافقین اس پر لعنت فرماتے ہیں۔ اور ہمارے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ لعن و تکفیر سے احتیاطاً سکوت کہ اس سے فسق و فجور متواتر ہیں کفر متواتر نہیں ہے اور بحال احتمال نسبت بھی جائز نہیں نہ کہ تکفیر اور امثال وعیدات مشروط بعدم توبہ بقولہ تعالیٰ

فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا اِلَّا مَنْ تَابَ.

اور یہ توبہ تادم غرغرہ مقبول ہے اور اس کے عدم پر جزم نہیں اور یہی احوط و اسلم ہے مگر اس کے فسق و فجور سے انکار کرنا اور امام مظلوم پر الزام رکھنا ضروریات مذہب اہل سنت کے خلاف ہے اور ضلالت و بے دینی صاف ہے بلکہ انصافاً یہ اس قلب سے متصور نہیں جس میں محبت سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا شمہ ہو

وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَىَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ.

شک نہیں کہ اس کا قائل ناصبی مردود اور اہلسنت کا عدو و عنود ہے

﴿عرفان شریعت حصہ دوم﴾

(۹) صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت مولانا امجد علی صاحبِ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہار شریعت کا ارشاد گرامی

یزید پلید فاسق و فاجر مرتکب کبائر تھا۔ معاذ اللہ اس سے ریحانۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیا نسبت آج کل جو بعض گمراہ کہتے ہیں کہ ہمیں ان کے معاملہ میں کیا دخل ہے ہمارے یہ بھی شہزادے وہ بھی شہزادے ایسا بکنے والا مردود، دوزخی، ناصبی مستحق جہنم ہے ہاں یزید کو کافر کہنے اور اس پر لعنت کرنے میں علماء کے تین قول ہیں اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک سکوت یعنی فاسق و فاجر کہنے کے سوا نہ کافر کہیں گے نہ مسلمان۔ ﴿بہار شریعت﴾

ان مذکورہ بالا ارشادات مبارکہ سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے

۱۔ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت اور کردار بالکل درست تھا اور اس پر اہل باطن اولیاء کرام علیہم الرحمۃ کا اتفاق ہے کہ جیسے کہ سرکار داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

لہٰذا اب اگر کوئی خارجی بدلگام یہ ثابت کرنے کی کوشش کرے کہ سیدنا امام حسین علیہ السلام نے غلطی کی تھی آپ کا اقدام باغیانہ تھا تو وہ کور باطن، اولیا کرام کا مخالف ہے اور ایماندار کے لیے اولیاء کرام خصوصاً

داتا گنج بخش سرکار لاہوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابلہ میں عباسی ہو یا بٹ ان کے پیروکار و حاشیہ بردار ہزاروں تاریخی روائتیں لائیں مچھر کے برابر وقعت نہیں رکھتے ۔

۲۔ ہر ولی، ابدال، غوث، قطب یا اس کے علاوہ کوئی مسلمان، ولایت کے جس مقام پر بھی فائز ہو جائے وہ امام عالی مقام سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں کے نیچے رہے گا نیز یزید پلید فاسق و فاجر ہے وہ موذی مستحق لعنت ہے۔ جیسا کہ امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

۳۔ یہ کہنا کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باغیانہ اقدام کیا تھا یہ خارجیوں کے ہذیانات ہیں ایسا کہنے والا دشمن اہل بیت ہے پکا خارجی ہے جیسا کہ شرح فقہ اکبر سے منقول ہے۔

۴۔ یزید پلید کے کفر و لعنت کے متعلق توقف مسلّم ہے لیکن یزید کے کردار کو سراہنا اور یہ کہنا کہ یزید کو برا نہیں کہنا چاہیے ایسا شخص بد دین خاسر ہے جیسا کہ صدر الشریعہ بدر الطریقہ صاحب نے بہار شریعت میں فرمایا۔

تتمّہ

اہل سنت و جماعت اولیاء کرام مشائخ عظام علماء فخام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عقائد کا مختصر بیان

اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے ذات میں صفات میں افعال میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خدا کے سچے رسول ہیں، رحمۃ للعالمین ہیں، سید المرسلین ہیں، خاتم النبیین ہیں۔ ان کے بعد کوئی کسی قسم کا نبی پیدا نہیں ہوسکتا حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت ساری امتوں سے افضل ہے اور اس امت میں سب سے بلند درجہ خلفائے راشدین کا ہے علی الترتیب الخلافۃ یعنی سب سے افضل، افضل الخلق بعد الانبیآء سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر سیدنا عثمان غنی ذوالنورین اور پھر فاتح خیبر امیر المومنین سیدنا علی المرتضی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ازواج مطہرات حضرات امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن بھی رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت اور بشارت تطہیر میں شامل ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جب یاد کیا جائے نیکی کے ساتھ یاد کیا جائے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

کی شان میں کف لسان یعنی زبان کو روکنا واجب ہے۔ سید الانبیا حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِذَا ذُکِرَ اَصْحَابِیْ فَاَمْسِکُوْا .

لہٰذا کسی بھی صحابی پر طعن و تشنیع کرنا جائز نہیں ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں گستاخی بے ادبی جائز نہیں۔ اہل سنت و جماعت کے نزدیک حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امیر المومنین مولی علی شیر خدا کرم اللہ وجھہ الکریم کے ہم پلہ نہیں ہیں حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو خلفائے راشدین میں سے ہیں۔ دونوں کے مراتب کے درمیان بہت فرق ہے لیکن حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی رسول اکرم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جلیل القدر صحابی ہیں اور کسی صحابی کے درجے کو کوئی ولی، قطب غوث نہیں پہنچ سکتا۔ رافضی عقیدہ والے اکثر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو نہیں مانتے خصوصاً حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں طعن و تشنیع کرتے ہیں۔ اور خارجی و ناصبی عقیدہ والے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باب مدینہ العلم حضرت مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کا ہم پلہ بلکہ افضل مانتے ہیں۔ لیکن ہم اہل سنت و جماعت وہی عقیدہ رکھتے ہیں جو کہ محبوب سبحانی غوث اعظم جیلانی وامام الاولیاء سرکار

داتا گنج بخش لاہوری وسرکار خواجہ خواجگان خواجہ غریب نواز اجمیری وحضور امام ربانی خواجہ مجدد الف ثانی وسرکار اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت فاضل بریلوی و استاذ العلماء حضرت محدث اعظم پاکستان و دیگر اولیائے امت و اکابر ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عقیدہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اور صحابہ کرام کی اہل بیت کی سچی محبت وعظمت عطا فرمائے۔ اور اولیائے کرام کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور دین میں تعصب جیسی بیماری سے بچائے۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ.

محمد سعید احمد اسعد جامعہ امینیہ رضویہ فیصل آباد

اعلان

مندرجہ ذیل کتب

حضور فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کی مندرجہ ذیل کتب پڑھ کر اپنا ایمان مضبوط کریں۔

آب کوثر | جمالِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بے ادبی کا وبال | عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | نظر بد | دو جہاں کی نعمتیں

عذاب الٰہی کے محرکات | مستقبل | شفاعت | اُمت کی خیر خواہی | صراطِ مستقیم

اسلام میں شراب کی حیثیت | فیضانِ نظر | عظمت نام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | عورت کا مقام | سنت مصطفیٰ ﷺ

حقوق العباد | شیطان کے ہتھکنڈے | انتباہ | میلاد سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | شانِ محبوبی کے پھول

دکھوں مصیبتوں اور پریشانیوں سے نجات اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فروغ کے لیے درود پاک کی کثرت کیجئے اور 12 ربیع الاول کی سہانی صبح اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پاک کا گلدستہ پیش کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھ کر ہمارے پاس جمع کروائیں۔

درود پاک جمع کروانے کے لیئے اس نمبر پر SMS کریں 0324-9101192

یا ہماری ویب سائٹ کے ذریعے Online جمع کروائیے www.tablighulislam.com

---

ضروری گزارش یہ رسالہ پڑھ کر خیر خواہی کی نیت سے کسی دوسرے تک پہنچا دیں اور اپنے تاثرات بذریعہ ای میل یا خط ہمیں ارسال فرمائیں اپنے مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے آب کوثر اور دیگر رسائل تقسیم کرنے کے لئے ہم سے رابطہ فرمائیں۔

انتباہ مکتبہ سلطانیہ محمد پورہ اور مکتبہ صبح نور پیپلز کالونی فیصل آباد کے علاوہ کوئی فرد یا ادارہ اس اشاعت کی قیمت وصول کرنے کا مجاز نہیں ہے اگر کسی کو اس کا مرتکب پائیں تو اس کی اطلاع ہمارے مرکزی دفتر میں ضرور کریں۔

ناشر
تحریک تبلیغ الاسلام (انٹرنیشنل)
سیکنڈ فلور بی، سی ٹاور 54 جناح کالونی فیصل آباد
فون: +92-41-2602292 www.tablighulislam.com

البغداد پرنٹرز • مصطفیٰ آباد سرگودھا روڈ فیصل آباد 041-8788807